

از عدالتِ عظمیٰ

راجہ ویڈیو پارلر و دیگران وغیرہ

بنام

سٹیٹ آف پنجاب و دیگران وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 14 جولائی، 1993

[پی۔ بی۔ ساونت اور ایس۔ سی۔ اگروال، جسٹس صاحبان]

ویڈیو کیسٹ پلیئرز (ریگولیشن) قواعد، 1980 کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاب نمائش: قاعدہ 5(3) اور قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ 3 کا فقرہ۔ ٹی وی اسکرین سے بڑی علیحدہ اسکرین والے ٹی وی پروجیکٹر پر لاگو۔ اسکرین کے حجم سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش 50 مقرر کی گئی ہے۔ آیا وہ غیر معقول پابندی عائد کرے۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 19(1)(g)۔ ویڈیو کیسٹ پلیئرز (ریگولیشن) قواعد 1989 کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاب نمائش کے قاعدہ 5(3) اور قاعدہ 10(3) کا فقرہ۔ کیا یہ ٹی وی اسکرین سے بڑی علیحدہ اسکرین والے ٹی وی پروجیکٹر پر لاگو ہوتا ہے۔ اسکرین کے حجم سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش 50 مقرر کی گئی ہے۔ چاہے وہ غیر معقول پابندی عائد کرتا ہے اور اس وجہ لہذا اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اپیل گزار ویڈیو پارلر چلا رہے تھے جس میں انہوں نے وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے سنیما ٹو گراف فلموں کے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹ اور 100 انچ سے 120 انچ کی اسکرین پر ویڈیو پروجیکٹر کی نمائش کی تھی، جس میں 50 سے زائد نشستوں کی گنجائش تھی۔ پنجاب سنیما (ریگولیشن) قواعد، 1952 میں فلموں کی اس طرح کی عوامی نمائش کے لیے لائسنس دینے کا کوئی خاص التزام نہیں تھا۔ 10 جنوری 1986 کو حکومت پنجاب نے پنجاب سنیما (ریگولیشن) ایکٹ

1952 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ایگزیکٹو ہدایات جاری کیں اور متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مشورہ دیا کہ وہ سینیماٹو گراف ایکٹ 1952 کے تحت درخواست دہندگان کو ویڈیو پر فلموں کی عوامی نمائش کے لیے لائسنس جاری کریں۔ اس کے مطابق، اپیل گزاروں کو عارضی لائسنس دیے گئے تھے جس کے تحت فلموں کی عوامی نمائش کے لیے استعمال ہونے والے احاطے میں بیٹھنے کی گنجائش 150-200 کی حد میں تھی۔

13 جنوری 1989 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے، صدر ہند نے وی سی پیز کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی نمائش کے ضابطہ بندی فراہم کرنے والے قواعد کا اعلان کیا۔ قاعدہ 5 کے ذیلی اصول (3) میں کہا گیا ہے کہ لائسنس ویڈیو کیسٹ پلیئر کے لیے اس احاطے کے سلسلے میں دیا جانا چاہیے جس میں صرف پچاس نشستوں تک بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ قاعدہ 10 کا ذیلی قاعدہ (3)، بشرطیکہ ان قواعد کے تحت کسی عمارت کے لیے کوئی لائسنس نہیں دیا جائے گا، اگر ایسی عمارت ایک وقت میں پچاس سے زائد تماشائیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے قابل ہے۔ اپیل گزاروں نے مذکورہ بالا توضیحات کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواستیں دائر کیں۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹی وی اسکرین ٹیلی ویژن کا ایک لازمی حصہ تھا اور یہ کہ اسے الگ نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ ٹیلی ویژن اسکرین اور پروجیکٹر اسکرین بنیادی طور پر مختلف تھے اور یہ کہ جب ٹیلی ویژن الیکٹران اسکیننگ کے اصولوں پر کام کرتا ہے، تو پروجیکشن سسٹم لائسنس کے پروجیکشن پر کام کرتا ہے اور یہ کہ دونوں تصاویر کی نمائش کے لیے بالکل مختلف نظام تھے۔ کہ اگرچہ قواعد کے تحت، اپیل کنندگان وی سی پیز کی مدد سے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹوں سے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلمیں دکھانے کے حقدار تھے، لیکن وہ پروجیکشن اسکرین پر پروجیکٹر کی مدد سے فلمیں دکھانے کے حقدار نہیں تھے۔ اور یہ کہ بیٹھنے کی گنجائش پر مذکورہ پابندی ایک معقول پابندی ہے۔ ٹیلی ویژن اسکرین کے حجم، پارلوں میں آنے والے افراد کی صحت اور عوامی تحفظ کے حوالے سے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے سے ناراض ہو کر، اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت لائسنسنگ اتھارٹی کے لائسنس دینے کے اختیار کو قواعد کے ذریعے محدود کیا جاسکتا ہے اور چونکہ قواعد فوری معاملے میں لاگو نہیں ہوتے تھے، اس لیے لائسنسنگ اتھارٹی کے لائسنس دینے کے اختیار پر کوئی پابندی نہیں تھی اور لائسنسنگ حکام نے لائسنس کی گرانٹ / تجدید کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. ایک علیحدہ اسکرین والا ٹی وی پروجیکٹر ٹی وی رسیور کے طور پر کام کرتا ہے اور وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے ٹی وی اور پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹوں کی نمائش کے طور پر وہی کام انجام دیتا ہے اور ایک ٹی وی پروجیکٹر ٹیلی ویژن کے ذریعے وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے دی گئی حرکت پذیر تصاویر یا تصاویر کی سیریز کی نمائش کے مترادف ہوگا۔

میسرز شکر ویڈیو و دیگران بنام ریاست مہاراشٹر دیگر، [1993] 3 ایس سی سی 696، پر انحصار کیا۔

1.2. ویڈیو کیسٹ پلیئر (ریگولیشن) قواعد، 1989 کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاہ نمائش میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ کو ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین کا مطلب نہیں سمجھا جا سکا۔ قواعد میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ میں 'ٹیلی ویژن' کے بعد 'سیٹ' کام کو پڑھنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ قواعد میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ ٹی وی پروجیکٹر کی اسکرین کا احاطہ کر سکتے ہیں جب اسے ٹیلی ویژن رسیور کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ ان کے اطلاق میں قواعد کو ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین پر وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے سنیما ٹو گراف فلموں کی نمائش تک محدود نہیں رکھا جاسکتا۔ وہ ویڈیو کیسٹ پلیئر ز اور ٹیلی ویژن پروجیکٹرز کے ذریعے علیحدہ اسکرین پر فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں۔

1.3. حکام کی طرف سے لائسنسوں کی منظوری/تجدید کو اس بنیاد پر غلط طور پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ قواعد ایسے معاملات میں لائسنس دینے پر غور نہیں کرتے ہیں جہاں ٹی وی پروجیکٹر استعمال کیا جاتا ہے۔

1.2.1 اس بنیاد پر لائسنس دینے/تجدید کرنے سے انکار کہ لائسنس صرف 50 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش والے احاطے کے لیے دیا جاسکتا ہے جائز نہیں تھا۔

2.2. قواعد کے قاعدہ 5(3) میں شامل 50 افراد کی زیادہ سے زیادہ حد کو معقول پابندی کے طور پر برقرار رکھنے کا جواز اس فقرہ پر مبنی تھا کہ قواعد صرف ٹیلی ویژن سیٹ کے ذریعے فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں اور ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین کا حجم عام طور پر 27 تک ہوتا ہے۔ مذکورہ جواز اب دستیاب نہیں ہے کیونکہ قواعد ایک علیحدہ اسکرین والے ٹی وی پروجیکٹر پر لاگو ہوتے پائے گئے

ہیں جوٹی وی سیٹ میں 27" اسکرین سے حجم میں بہت بڑے ہوتے ہیں۔ قاعدہ 5(3) میں موجود دفعات اور قاعدہ 10(3) کا فقرہ جس میں اسکرین کے حجم سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش 50 مقرر کی گئی ہے، اس لیے آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت ضمانت شدہ اپیل کنندہ کے حق پر غیر معقول پابندی عائد کرنے کے طور پر مسترد کر دی گئی ہے۔

3. لائسنسنگ اتھارٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق اس طرح کے لائسنسوں کی منظوری/ تجدید کے معاملے پر نظر ثانی کرے اور تب تک اس عدالت کی طرف سے اپیل گزاروں کو اپنے ویڈیو پارلریا ویڈیو ہال چلانے کی اجازت دینے والے عبوری احکامات جاری رہیں گے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3280-82، سال 1993۔

سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر 10150، 10654 اور 10754، سال 1990 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

گوند مکھوٹی، ایچ۔ این۔ سالوے، بھارت سنگم، وی۔ ایس۔ مدھن، ایس۔ سی۔

اپیل گزاروں کے لیے گلٹی اور مس منجولا گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے ڈھولکلیا، ایس ایم جادھو، اے ایس بھسمے، رنبیر سنگھ اور جی کے بنسل۔

مداخلت کے لیے کے سکومارن، این سدھا کرن، مس پرسانتھی پرساد، مس اندو ملہو ترا اور جے ایم کھنہ۔

عدالت کا فیصلہ ایس سی اگروال جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے 5 اگست 1992 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہیں جس میں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا تھا جس میں انہوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈر (وی سی آر) کے ذریعے ویڈیو فلموں کی نمائش کے لیے لائسنس دینے

یا تجدید کرنے سے انکار کرنے کے احکامات کو چیلنج کیا تھا۔ ویڈیو کیسٹ پلیئر (وی سی پی) اور ان کے ذریعے چلائے جانے والے ویڈیو پارلروں میں ایک علیحدہ اسکرین پر ویڈیو پروجیکٹر۔ اپیل گزاروں نے ویڈیو کیسٹ پلیئر (ریگولیشن) قواعد، 1989 (جسے اس کے بعد 'قواعد' کہا گیا ہے) کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاب نمائش کے قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ (3) اور قاعدہ 5 (3) کے جواز کو بھی چیلنج کیا ہے جو حکومت پنجاب نے پنجاب سنیما (ریگولیشن) ایکٹ، 1952 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کے ذریعے اس کو دیے گئے فقرات کا استعمال کرتے ہوئے بنایا تھا۔

اپیل گزار ویڈیو پارلر چلا رہے ہیں جس میں وہ 100 یا 120 انچ کے حجم کی بڑی اسکرین پر وی سی آر/وی سی پی اور ویڈیو پروجیکٹر کی مدد سے سنیما ٹو گراف فلموں کے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹ کی نمائش کرتے ہیں۔ جس احاطے میں وہ مذکورہ کاروبار کرتے ہیں اس میں 50 سے زائد نشستوں کی گنجائش ہے۔ پنجاب سنیما (ریگولیشن) قواعد، 1952 میں جو حکومت پنجاب نے ایکٹ کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنائے تھے، فلموں کی اس طرح کی عوامی نمائش کے لیے لائسنس دینے کا کوئی خاص التزام نہیں تھا۔ مورخہ 10 جنوری 1986 کو، حکومت پنجاب نے ویڈیو پر فلموں کی عوامی نمائش کے لیے لائسنس جاری کرنے سے متعلق ایکٹ اور پنجاب سنیما (ریگولیشن) قواعد 1952 کے تحت انتظامی ہدایات جاری کیں، جن میں کہا گیا کہ حکومت نے وی سی آر کے ذریعے ویڈیو فلموں کو ضابطہ میں لانے کے لیے قوانین/قواعد وضع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اور چونکہ اس عمل میں کچھ وقت لگے گا، اس لیے حکومت نے عبوری طور پر فوری اقدام کے طور پر وی سی آر کے ذریعے فلموں کی تجارتی نمائش کے لائسنس جاری کرنے کا بندوبست کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مذکورہ ہدایات کے مطابق ضلع مجسٹریٹ کو مشورہ دیا گیا کہ وہ سنیما ٹو گراف ایکٹ 1952 کے تحت درخواست دہندگان کو ویڈیو پر فلموں کی عوامی نمائش کے لیے لائسنس جاری کریں۔ ان ہدایات کے مطابق، اپیل گزاروں کو عارضی لائسنس دیے گئے تھے۔ ان لائسنسوں کے تحت، فلموں کی عوامی نمائش کے لیے استعمال ہونے والے احاطے میں بیٹھنے کی گنجائش 150/200 کی حد میں تھی۔

13 جنوری 1989 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے، صدر ہند نے وی سی پیز کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی نمائش کے ضابطہ بندی فراہم کرنے والے قواعد کا اعلان کیا۔ قاعدہ 2 کو ان تمام موجودہ جگہوں پر لاگو کرتا ہے جہاں فلموں کو ویڈیو کیسٹ پلیئر کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر ایسی

جگہوں پر داخلے کے لیے ادائیگی پر دکھایا جاتا ہے اور ان جگہوں پر بھی جو قواعد کے آغاز کے بعد مذکورہ مقصد کے لیے استعمال ہوں گے۔ قاعدہ 4 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ۔

"4. لائسنسنگ۔ کوئی بھی شخص کسی بھی جگہ پر داخلے کی بنیاد پر ادائیگی پر ویڈیو کیسٹ پلیئر کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلمیں نہیں دکھائے گا جب تک کہ اس نے ان قواعد کے تحت دیئے جانے والے لائسنس کی شرائط و ضوابط کے تحت لائسنس حاصل نہ کیا ہو۔

بشرطیکہ کوئی شخص جو ان قواعد کے آغاز سے فوراً پہلے ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ کسی بھی ہدایت کے تحت لائسنس رکھتا ہے، اسے اس طرح کے آغاز سے ایک ماہ کے اندر یا لائسنس کی میعاد تاریخ انقضا ہونے پر، جو بھی مدت پہلے ہو، لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔"

حصہ II (ضابطے 5 سے 11) لائسنس دینے کے طریقہ کار کا تعین کرتا ہے۔ قاعدہ 5 کے ذیلی قاعدہ (3) میں، یہ فراہم کیا گیا ہے کہ لائسنس ویڈیو کیسٹ پلیئر کے لیے ایسے احاطے کے سلسلے میں دیا جائے گا جس میں صرف پچاس نشستوں تک بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ اسی طرح فقرہ 10 کے ذیلی فقرہ (3) کے التزام میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ان قواعد کے تحت کسی عمارت کے لیے کوئی لائسنس نہیں دیا جائے گا، اگر ایسی عمارت ایک وقت میں پچاس سے زائد تماشائیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے قابل ہے۔

عدالت عالیہ نے ان قوانین کا مطلب یہ سمجھا کہ وہ صرف وی سی پیز کے ذریعے دیکھے جانے والے ٹیلی ویژن سیٹوں کی اسکرین پر فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں۔ عدالت عالیہ کے مطابق، ان بلٹ ٹیلی ویژن اسکرین عام طور پر 21" یا 27" حجم کی ہوتی ہے جبکہ علیحدہ اسکرین کا حجم جس پر وی سی آر کے ذریعے ویڈیو پروجیکٹر کی مدد سے سنیما ٹو گراف فلموں کی نمائش کی جاسکتی ہے وہ 100" یا 120" یا اس سے بھی زائد ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے جانچ کی کہ آیا ٹیلی ویژن سیٹ میں اسپلٹ اسکرین ہو سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے، عدالت عالیہ نے ایک ماہر کی رائے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا اور ٹی وی انجینئرنگ، ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، چندری گڑھ کے اسسٹنٹ پروفیسر، شری ایس بی ایل سچان کی جانچ کی جنہوں نے رائے دی کہ ٹی وی اسکرین ٹی وی کا ایک لازمی حصہ ہے اور اسے الگ نہیں کیا جاسکتا اور ٹی وی اسکرین اور پروجیکشن اسکرین کے درمیان بنیادی فرق ہے اور یہ کہ وہ ایک جیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹی وی پروجیکشن سسٹم سنیما پروجیکشن سے بالکل مختلف ہے

اور ٹی وی پرو جیکشن بھی ٹی وی سگنلز کو اٹھا سکتا ہے لیکن ٹیلی ویژن کے مقابلے میں سگنلز کو تصویر کی شکل میں تبدیل کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔ مذکورہ بیان کی بنیاد پر، عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ٹی وی اسکرین ٹیلی ویژن کا ایک لازمی حصہ ہے اور اسے الگ نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ ٹیلی ویژن اسکرین اور پرو جیکٹر اسکرین بنیادی طور پر مختلف ہیں اور یہ کہ جب ٹیلی ویژن الیکٹران اسکیننگ کے اصولوں پر کام کرتا ہے، تو پرو جیکشن سسٹم لائٹس کے پرو جیکشن پر کام کرتا ہے اور یہ کہ دونوں تصاویر کی نمائش کے لیے بالکل مختلف نظام ہیں جتنا کہ ٹیلی ویژن اسکرین پر جیکشن اسکرین سے تبدیل نہیں ہوتی ہے اور پرو جیکشن اسکرین پر جیکشن اسکرین سے تبدیل نہیں ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ کے مطابق قوانین خاص طور پر ٹیلی ویژن اسکرین پر وی سی پیز پر پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹ کے ذریعے فلموں کی نمائش کے لیے فراہم کرتے ہیں اور پرو جیکشن سسٹم کے ذریعے فلم کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والی کپڑے کی اسکرین یا دیوار کو ٹیلی ویژن اسکرین نہیں کہا جاسکتا۔ لہذا، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ قواعد کے تحت، اپیل کنندگان وی سی پیز کی مدد سے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹوں سے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلمیں دکھانے کے حقدار ہیں، لیکن وہ پرو جیکشن اسکرین پر پرو جیکٹر کی مدد سے فلمیں دکھانے کے حقدار نہیں ہیں۔ عدالت عالیہ نے قاعدہ 5(3) اور قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ (3) کی توضیح میں شامل شرط کی قانونی حیثیت کا بھی جائزہ لیا، جس کے تحت عوامی سطح پر فلموں کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والے احاطے میں نشستوں کی گنجائش کی زیادہ سے زیادہ حد پچاس افراد مقرر کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ بیٹھنے کی گنجائش پر مذکورہ پابندی ٹیلی ویژن اسکرین کے حجم (فی الحال 27")، پارلوں میں آنے والے افراد کی صحت اور عوامی تحفظ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک معقول پابندی ہے۔ عدالت عالیہ نے مزید مشاہدہ کیا ہے کہ مختلف سائز کی اسکرینوں پر پرو جیکشن سسٹم کی مدد سے وی سی پی پر چلا کر پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹوں سے سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت کو مناسب طریقے سے ویڈیو قوانین میں ترمیم کرنے یا پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹوں سے پرو جیکشن سسٹم کی مدد سے سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش کے لیے نئے قوانین کو مطلع کرنے کا مشورہ دیا جائے گا اور جب تک کہ ویڈیو قوانین میں ترمیم نہیں کی جاتی یا نئے قوانین کو مطلع نہیں کیا جاتا، حکومت درخواست گزاروں کو ایسی شرائط و ضوابط پر پرو جیکشن سسٹم کا استعمال کرتے ہوئے سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش کی اجازت دینے پر غور کر سکتی ہے۔ ٹیکس وصول کرنا، تفریحی ڈیوٹی وغیرہ اور یقیناً صحت عامہ اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانا مناسب سمجھے جاتے ہیں۔

ہم نے ان ایپلوں کی حمایت میں شری ہریش این سالوی اور شری گووند مکھوٹی کو سنا ہے۔ اپیل کنندگان کی جانب سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ چونکہ عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ وی سی پیز اور پرو جیکشن سسٹم کے ذریعے پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹوں پر سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش پر قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، لہذا عدالت عالیہ نے اپیل کنندگان کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کو مسترد کرنے میں غلطی کی اور یہ کہ عدالت عالیہ کو حکام کی طرف سے منظور کردہ احکامات کو خارج کر دینا چاہیے تھا جو اپیل کنندگان کی طرف سے پیش کردہ لائسنسوں کی منظوری/تجدید کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ قواعد کی عدم موجودگی میں لائسنسنگ اتھارٹی کے لائسنس دینے/تجدید کرنے کے اختیار پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ ایکٹ کا دفعہ 4۔ مزید کہا گیا کہ ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت لائسنس دینے والے اتھارٹی کے لائسنس دینے کے اختیار کو ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے محدود کیا جاسکتا ہے اور چونکہ موجودہ معاملے میں قواعد لاگو نہیں ہوتے ہیں، اس لیے لائسنس دینے والے اتھارٹی کے اختیار پر کوئی پابندی نہیں تھی اور یہ کہ لائسنس دینے والے حکام نے ان قواعد کی بنیاد پر لائسنس دینے/تجدید سے غلط طریقے سے انکار کر دیا ہے جو لاگو نہیں پائے گئے ہیں۔

میسرز شکر ویڈیو و دیگران بنام ریاست مہاراشٹر و دیگران، جیسا کہ ایس ایل پی (C) نمبری 13015/92 اور 15302/92 سے پیدا ہوتا ہے جس میں آج فیصلہ سنایا گیا ہے، ہم نے اس سوال پر غور کیا ہے کہ کیا وی سی آر/وی سی پی اور ٹیلی ویژن پرو جیکٹر کے ذریعے فلموں کے پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹوں کی ایک علیحدہ بڑی اسکرین پر نمائش کو ٹیلی ویژن کے ذریعے وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے دی گئی متحرک تصاویر کی نمائش سمجھا جاسکتا ہے تاکہ جہاں ایسی نمائش دی جائے وہ جگہ مہاراشٹر سنیما (ضابطے) کے قواعد کے متعلقہ توضعیات کے تحت ویڈیو سنیما تشکیل دے سکے۔ 1966۔ اس صورت میں، ہم نے ٹیلی ویژن رسیور کے خصوصی حوالہ کے ساتھ ٹیلی ویژن ٹیکنالوجی کی نمایاں خصوصیات پر غور کیا ہے اور اس تناظر میں ہم نے ایک علیحدہ اسکرین کے ساتھ ٹیلی ویژن پرو جیکٹر کے کام کرنے کے طریقے کا جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک علیحدہ اسکرین والا ٹی وی پرو جیکٹر ٹی وی رسیور کے طور پر کام کرتا ہے اور ٹی وی کی طرح ہی کام کرتا ہے اور اس خیال پر ہم نے منعقد کیا ہے کہ وی سی آر/وی سی پی اور ٹی وی پرو جیکٹر کے ذریعے پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹ کی نمائش ٹیلی ویژن کے ذریعے وی سی آر/وی سی پی کے ذریعے دی گئی متحرک تصاویر یا تصاویر کی سیریز کی نمائش کے مترادف ہوگی۔ اس معاملے میں، ہم نے ان بلٹ اسکرین والے ٹیلی ویژن سیٹ اور علیحدہ اسکرین والے ٹی وی پرو جیکٹر کے درمیان فرق کے نکات کو بھی دیکھا ہے جس کا حوالہ عدالت

عالیہ کے فیصلے میں دیا گیا ہے اور ہم نے پایا ہے کہ مذکورہ اختلافات اس نظام کی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے نہیں ہیں جس پر ٹی وی پرو جیکٹر کام کرتا ہے اور یہ ٹیلی ویژن رسیور بننا بند نہیں کرتا ہے۔ ایک بار جب ٹی وی پرو جیکٹر کو ٹی وی رسیور سمجھا جاتا ہے، تو ٹی وی پرو جیکٹر کی علیحدہ اسکرین کو ٹیلی ویژن اسکرین سمجھنا پڑتا ہے۔

عدالت عالیہ نے قواعد میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ کو ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین کے معنی میں سمجھا ہے اور اس بنیاد پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ ٹیلی ویژن اسکرین کا مطلب صرف ان بلسٹ ٹیلی ویژن اسکرین ہے اور اس میں علیحدہ اسکرین شامل نہیں ہے۔ ہمیں قواعد میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ میں 'ٹیلی ویژن' کے بعد 'سیٹ' لفظ کو پڑھنے کا کوئی وارنٹ نہیں ملتا ہے۔ قواعد میں 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ ٹی وی پرو جیکٹر کی اسکرین کا احاطہ کر سکتے ہیں جب اسے ٹیلی ویژن رسیور کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ اس لیے ہم عدالت عالیہ کے اس خیال سے متفق نہیں ہو سکتے کہ یہ قواعد صرف ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین پر وی سی پی کے ذریعے سنیمائو گراف فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں اور وہ ایک علیحدہ بڑی اسکرین پر ٹی وی پرو جیکٹر کے ذریعے اس طرح کی نمائش پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ یہ قواعد ویڈیو کیسٹ پلیئر ز اور ٹیلی ویژن پرو جیکٹر کے ذریعے علیحدہ اسکرین پر فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں۔

اس معاملے کے اس تناظر میں، اپیل کنندگان کی جانب سے پیش کیا گیا یہ مؤقف کہ چونکہ قواعد لاگو نہیں ہوتے، اس لیے لائسنس جاری کرنے یا تجدید کرنے کے سلسلے میں مجاز اتھارٹی کے اختیارات پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی — قابل قبول قرار نہیں دیا جاسکتا، اور لائسنس کے اجرا یا تجدید سے انکار کے احکامات کو صرف اسی بنیاد پر کالعدم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

مذکورہ احکامات سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکام نے لائسنسوں کی منظوری / تجدید کو دو بنیادوں پر مسترد کر دیا تھا، (i) قواعد ایسے معاملات میں لائسنس دینے پر غور نہیں کرتے ہیں جہاں ٹی وی پرو جیکٹر استعمال کیا جاتا ہے؛ اور (ii) لائسنس صرف 50 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش والے احاطے کے لیے دیا جاسکتا ہے۔ لائسنس کو مسترد کرنے کے لیے دی گئی پہلی بنیاد کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا کیونکہ ہم نے پایا ہے کہ قواعد ٹی وی پرو جیکٹر کا احاطہ کرتے ہیں۔ جہاں تک بیٹھنے کی گنجائش کے حوالے سے حد کی بنیاد پر دوسری بنیاد کا تعلق ہے، اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی پیش کش یہ ہے کہ قاعدہ 5 کے ذیلی قاعدہ (3) میں لگائی گئی مذکورہ فقرہ اور قاعدہ 10 کے ذیلی قاعدہ (3) کی فقرہ اتنی ہی غیر آئینی ہے

جتنی کہ یہ آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت دی گئی تجارت اور کاروبار کو جاری رکھنے کے حق پر غیر معقول پابندی عائد کرتی ہے اور آئین کے آرٹیکل 19(6) کے ذریعے محفوظ نہیں ہے۔ یہ پیش کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش کے بارے میں حد من مانی طور پر پچاس کے اعداد و شمار پر طے نہیں کی جاسکتی اور یہ کہ اس طرح کی حد، معقول ہونے کے لیے، اسکرین کے حجم پر منحصر ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں دہلی سنیمیا ٹو گراف (ویڈیو کیسٹ ریکارڈرز کے ذریعے فلموں کی نمائش) قواعد، 1986 کے قاعدہ 5 اور یو پی سنیمیا (ویڈیو کے ذریعے نمائش کا ضابطہ) قواعد، 1988 کے قاعدہ 5(a) میں موجود متعلقہ دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں ٹیلی ویژن یا ویڈیو اسکرین کے حجم کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش طے کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے قواعد کے قاعدہ 5(3) اور قاعدہ 10(3) میں پچاس افراد کی زیادہ سے زیادہ حد کو اس فقرہ پر معقول پابندی کے طور پر برقرار رکھا ہے کہ قواعد اس فقرہ پر معقول پابندی کے طور پر کہ قواعد صرف ٹیلی ویژن سیٹ کے ذریعے فلموں کی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں اور ٹیلی ویژن سیٹ کی اسکرین کا حجم عام طور پر 27 تک ہوتا ہے۔ ان توضیحات کی صداقت کو برقرار رکھنے کا مذکورہ جواز اب دستیاب نہیں ہے کیونکہ قواعد ایک علیحدہ اسکرین والے ٹی وی پروجیکٹر پر لاگو ہوتے پائے گئے ہیں جو ٹی وی سیٹ میں 27" اسکرین سے حجم میں بہت بڑے ہوتے ہیں۔ قاعدہ 5(3) میں موجود توضیحات اور قاعدہ 10(3) فقرہ جس میں اسکرین کے حجم سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش پچاس مقرر کی گئی ہے، اس لیے آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت ضمانت شدہ اپیل کنندہ کے حق پر غیر معقول پابندی عائد کرنے کے طور پر مسترد کیا جانا چاہیے۔ چونکہ دونوں بنیادوں پر لائسنسوں کی منظوری/ تجدید سے انکار کیا گیا تھا، اس لیے اپیل گزاروں کو لائسنس دینے/ تجدید کرنے سے انکار کرنے والے مذکورہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل گزاروں کو لائسنس دینے/ تجدید کرنے کے معاملے پر لائسنسنگ اتھارٹی قانون کے مطابق دوبارہ غور کرے گی اور تب تک اس عدالت کی طرف سے اپیل گزاروں کو اپنے ویڈیو پارلر یا ویڈیو ہال چلانے کی اجازت دینے والے عبوری احکامات جاری رہیں گے۔

اس کے مطابق ایپلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے 5 اگست 1992 کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ویڈیو کیسٹ پلیئرز (ریگولیشن) قواعد، 1989 کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاب نمائش ٹی وی پروجیکٹر کے ذریعے علیحدہ اسکرین پر فلموں کی نمائش پر لاگو نہیں ہوتی ہے اور یہ کہ اپیل کنندگان وی سی پی اور ٹی وی پروجیکٹر کی مدد سے سنیمیا ٹو گراف فلموں کی نمائش کے حقدار نہیں ہیں اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ قوانین ٹی وی پروجیکٹر کے ذریعے علیحدہ اسکرین پر

فلموں کی ایسی نمائش پر لاگو ہوتے ہیں۔ اپیل گزاروں کو لائسنس دینے/ تجدید کرنے سے انکار کرنے والے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور لائسنسنگ اتھارٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق اس طرح کے لائسنسوں کی منظوری/ تجدید کے معاملے پر نظر ثانی کرے اور تب تک اس عدالت کی طرف سے اپیل گزاروں کو اپنے ویڈیو پارلر یا ویڈیو ہال چلانے کی اجازت دینے والے عبوری احکامات جاری رہیں گے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی گئی۔